706 ک.ل.ر

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار

ضوابط

(۱) عوام سے سالانہ عہ۔ ششماہی عہ

(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت صہ

علاوہ اس کے جو کچھ عطا کریں۔ وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہوں گے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا۔

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔

(۳) الزامات کی گرد و غبار ہو۔ اکر منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔

(۴) حضرت بابا نانک رح کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچا کر انہیں اسلام کی دعوت دینا۔

(۵) تاج برطانیہ کی خیر خواہی۔

KHILAFAT LIBRARY

یہ اخبار اللہ نور کرے ہمیشہ روشن رہے

قادیان دارالامان سے پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے

نور

موزخہ ۱۷ اگست سنہ ۱۵ء

جلد ۶ ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان نمبر ۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایڈیٹر نور دوبارہ روپڑ میں

ذالک فضل اللہ

تمہید میں نے اپنے پندرہ روزہ تبلیغی دورہ کا ذکر کرتے ہوئے اہل روپڑ کی بدسلوکی بے توجہگی اور مہمان آزاری کا تذکرہ کیا تھا۔ اور اسی ضمن میں بابو محمد سلطان صاحب سید محمد صابر اور بابو خدا بخش کے حسن سلوک پر بھی ایک نظر کی تھی۔ اور بتایا تھا۔ کہ سید محمد صابر صاحب نے تقاریر کے بعد مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ اگر آریہ کمار سبھا کے جلسہ پر وہ بلائیں تو باجازت حضرت خلیفۃ المسیح حاضر ہو سکونگا۔

بلاوا آخر اس وعدہ کے ایفا کا وقت آگیا۔ اور آریہ کمار سبھا روپڑ نے اپنے جلسہ کے مطبوعہ اعلانات روپڑ کے گلی کوچوں کی دیواروں پر چسپان کروائے۔ ان اشتہارات میں جلی حروف سے تمام غیر آریہ لوگوں کو مباحثہ کا چیلنج دیا گیا تھا۔ اس چیلنج نے اہل روپڑ کو مجبور کیا۔ کہ وہ بابو محمد سلطان صاحب کی خدمت میں ہمارے بلانے کی درخواست کریں پہلے روپڑ والوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب اور غازی محمود و ہرمیال کو بھی بلایا مگر جب ان کی طرف سے انکار ہوا تو پھر انہوں نے بابو صاحب سے التجا کی کہ وہ کچھ انتظام کریں جناب بابو صاحب نے صاف کہدیا کہ میرے پاس تو وہی ہیں جنکو تم کافر کہتے ہو۔ مگر ان سے پھر بمنت کہا گیا۔ کہ کچھ بھی ہو آپ انتظام فرماویں چنانچہ جناب بابو صاحب نے ۲۸ جولائی کو مجھے بلانے کا تار دیا۔ جو ۲۹ جولائی کی ڈاک سے مجھے قادیان ملا۔

روانگی تار ملنے کے ساتھ ہی میں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح سے اجازت طلب کی اور حضرت نے مکرمی ماسٹر عبدالرحیم صاحب کو میرے رفیق سفر ہونے کا ارشاد فرمایا۔ اس اجازت کے بعد ہم نے اخبار کے متعلق ضروری کاروبار سے فراغت حاصل کی اور دوسرے دن یعنی ۳۰ جولائی کو قادیان سے روانہ ہوئے۔

ہدایات سفر پر روانہ ہونے سے پیشتر حضرت نے فرمایا "مباحثہ تحریری ہو۔ اور اگر آریہ سماج تحریری مباحثہ پر رضامند نہ ہو تو پھر تین تقریریں آپکی اور تین ان کی ہوں۔ فیصلہ پبلک خود سنکر کرلے۔ دعائیں بہت کریں"۔

ہم روپڑ میں! ۳۱ جولائی کو ۸ بجے صبح ہم اسٹیشن سرہند سے روانہ ہوئے سرہند کے ریلوے سٹیشن سے روپڑ ۳۳ میل کے فاصلہ پر ہے اور تانگہ جاتا ہے چھ گھنٹہ کے سفر تانگہ کے بعد ہم روپڑ پہنچے یہاں پہنچکر ہم نے عجیب قدرت الٰہی کا منظر دیکھا اور ہستی باری کے ہاتھ کا مشاہدہ کیا۔

روپڑ بدلا ہوا تھا! وہ روپڑ جہاں پہلی مرتبہ ہمارے آنے سے دو ہفتہ قبل مساجد میں وعظ ہوتا رہا۔ کہ مرزائیوں کی باتیں نہ سنیں۔ وہ روپڑ جہاں ہمارے پہنچنے سے پہلے فتنہ انداز شاگرد بالونڈوں کی فوج کے ساتھ تالیاں مارنے کے منتظر تھے وہ روپڑ

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی محمد مظفر الدین مالک و مہتمم چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا)

KHILAFAT LIBRARY

جس کے گلی کوچوں میں سے گذرتے وقت ہم پر پھبتیاں اڑائی جاتی تھیں۔ وہ روپڑ جس میں ہم سے اظہار ہمدردی کرنے والوں پر بھی کفر کا فتویٰ لگا تھا۔ اور جہاں ہماری مخالفت پر بچہ بچہ آمادہ تھا۔ اب وہی روپڑ کلیتہً بدلا ہوا تھا۔

مرزائی آگئے! ہمارے پہنچنے کے ساتھ ہی جو پہلی آواز ہمارے کان میں پہنچی۔ وہ حسب ذیل تھی۔

"مرزائی آگئے اور وہی آئے جو پہلے تھے"۔

اس آواز کو جس لہجہ میں ادا کیا گیا۔ وہ مظہر تھا۔ کہ آریہ سماج کے چیلنج اور تعلّی نے مسلمانوں کو پریشان کر رکھا تھا۔ اس عالم پریشانی اور عین حالت انتظار میں ایڈیٹر نور کا معہ اپنے رفیق کے پہنچ جانا مسلمانان روپڑ کیلئے موجب طمانیت و تسلی تھا جس کا اظہار انہوں نے محولہ بالا آواز سے کیا۔

بابو محمد سلطان صاحب کا مکان! جس روپڑ میں ہمارے ساتھ کلام کرنا وجہ کفر تصور ہوتا تھا۔ اسی روپڑ میں پہنچتے ہی فوراً ایک نوجوان ہمارے ساتھ بطور بدرقہ ہو لیا۔ اور آریہ سماج کے للکار للکار کر مسلمانوں کو چیلنج کرنے کا حال سناتے ہوئے نیز ہماری آمد پر اظہار مسرت کرتے ہوئے بابو محمد سلطان صاحب کے مکان پر لے آیا۔ بابو صاحب دفتر میں گئے ہوئے تھے مگر ان کا ملازم موجود تھا۔ اس نے ہمارے لیٹنے بیٹھنے کا انتظام کر دیا۔ راستہ بھر میں لوگ ہماری آمد پر بے اختیار اظہار خوشی کرتے تھے۔ اور کئی ایک آدمی ہمارے پاس خدمت کیلئے آموجود ہوئے۔ سید محمد صابر صاحب کو اطلاع ہوئی۔ آپ تشریف لائے۔ علاوہ خاطر و مدارات کے آپ کی خوش اخلاقی نے ہماری طبیعتوں پر خاص اثر کیا۔ جو محرک دعا ہوا۔

آریہ سماج کو اطلاع! چونکہ سفر کی وجہ سے ہمیں روزہ نہ تھا اس لئے سید صاحب کے مکان پر کھانا کھایا اور اسی جگہ انجمن حمایت اسلام روپڑ کے سکرٹری صاحب کو بھی اطلاع کرا کر بلوا لیا گیا۔ اور ان سے کہا گیا کہ ہم آگئے ہیں اب اصل کام ہونا چاہئے۔ آخر سکرٹری صاحب موصوف کی طرف سے آریہ سماج کو اطلاع دیگئی۔ کہ ہمارے علماء آگئے ہیں اب آپ اپنا مقام بغرض طے کرنے شرائط مباحثہ بھیجدیں۔

آریہ سماج کا جواب! ہم اس تحریر کے جواب کا نہایت بیصبری سے کئی گھنٹہ تک انتظار کرتے رہے آخر جواب آیا تو جواب صاف تھا۔ اور سکرٹری صاحب آریہ سماج نے جو کچھ تحریر فرمایا۔ اس کا ماحاصل یہ تھا۔ کہ اب مباحثہ کا وقت نہیں رہا۔ ہم کوئی مباحثہ نہیں کریں گے۔ یہی ہماری آخری چٹھی سمجھنی چاہئے آریہ سماج کے اس غیر معقول اور پیچھا چھوڑانے والے جواب نے ہم کو سخت متحیر کیا۔ اس پر ہم نے اس تمام خط و کتابت کو دیکھا جو آریہ سماج اور انجمن حمایت اسلام کے درمیان ہمارے پہنچنے سے قبل ہو چکی تھی۔ اس خط و کتابت سے صاف واضح ہوتا تھا کہ آریہ سماج نے ۳۱ جولائی اور یکم اگست کو ۴ گھنٹے یومیہ ½ ۱۱ بجے سے ½ ۲ بجے تک مسلمانوں کو دینے منظور کر لئے تھے۔ اور اس بنا پر آریہ سماج کا انکار صریح فرار و گریز کا مترادف تھا۔

دوسرا رقعہ سماج پر رعب! اس خط و کتابت کے دیکھنے کے بعد ہم نے منشی صاحب آریہ کمار سبھا کو دوسرا رقعہ لکھوایا اور ان کو یاد دلایا کہ آپ اپنے ۳۰ جولائی کے رقعہ میں ۳۱ جولائی اور یکم اگست کو ۴ گھنٹہ یومیہ دینے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ بحیثیت مذہبی آدمی ہونے کے آپکا اخلاقی فرض ہے کہ آپ وعدہ ایفا کریں۔ اور ہمیں تبادلہ خیالات کا موقعہ دیں۔ اس رقعہ کے ساتھ ہی ہم بھی سماج کے پنڈال میں پہنچے۔ وہاں پہنچتے ہی ہمیں معلوم ہوا کہ ایڈیٹر نور کی آمد کا حال آریہ سماج کو معلوم ہو چکا ہے اور نور کی تجلی کا اثر ہے کہ آریوں کا جواب جواب صاف ہے۔ آریہ پنڈال میں تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد ہم تو واپس آگئے۔ لیکن ہمارا جانا بے سود نہ رہا۔ آریہ کمار سبھا کے ممبر اور ایڈیٹروں نے ہمارے آنے کے بعد جو فیصلہ کیا وہ یہ تھا کہ باوجود متواتر تقاضے کے منشی صاحب سماج کی طرف سے ارشاد ہوا

"ہم آپ کے رقعہ کا کوئی جواب نہ دیں گے"

مسلمانان روپڑ کی طرف سے منادی! آریہ سماج کی اس کمزوری اور فرار پر ہم نے خدا کا شکریہ ادا کیا کیونکہ مخالف گولہ و بارود خرچ کرنے کے بغیر میدان خالی کر گیا۔ اور خدا کے فضل سے میدان قادیانیوں کے ہاتھ رہا۔ مسلمانوں نے جب حالت گریز ملاحظہ کی تو پھر زبانی مطالبہ کیا مگر آریہ سماج نے ایک نہ مانی آخر شب مجبوراً یکم اگست کو مسلمانوں کی طرف سے مفصلہ ذیل منادی کرائی گئی

"چونکہ آریہ سماج نے مباحثہ کرنے سے انکار کر دیا ہے اسلئے مسلمانوں کے مولوی صاحبان آج شام کو میراں کے چوک میں وعظ فرمائیں گے جس صاحب کو اسلام کے متعلق کچھ پوچھنا ہو وہ بھی اپنی تسلی کر سکتا ہے۔

ایڈیٹر نور کی تقریر! اس منادی کے مطابق یکم اگست کو شام کے ۸ بجے چوک میراں میں ہماری تقریر ہونے والی تھی۔ ہم نے روپڑ کے باخبر لوگوں سے سنا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریر میں بھی زیادہ سے زیادہ چالیس پچاس آدمی ہوتے ہیں۔ مگر یہ فضل خدا تھا کہ وسیع چوک تقریر سے قبل ہی بھرنا شروع ہو گیا اور ہماری تقریر کے وقت روپڑ کی تفاوتی حالت کے لحاظ سے نہایت معقول حاضری ہو گئی۔ ہم نے قریباً ½ ۲ گھنٹہ تک آریہ سماج متعلق لیکچر دیا جس نے مسلمانوں کے زخمی قلوب کے لئے مرہم کا کام کیا اور حاضرین کے بشرے اور نگاہیں ہمارا شکریہ ادا کر رہی تھیں۔

تقریر کا اثر: ہماری تقریر کو روپڑ کے مسلمانوں نے جس نگاہ سے دیکھا اس کا پتہ صرف ذیل کے واقعات سے عمدگی کے ساتھ چل سکتا ہے۔

۱۔ ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا۔ کہ رات کو مساجد میں اسکا تذکرہ رہا۔

۲۔ ہماری تقریر کا موضوع یہ تھا "آریہ سماج ملی مذہب نہیں"۔ اس پر ہم نے بہت سی مثالیں دی تھیں۔ ہم نے دیکھا اکثر لوگوں نے ان مثالوں کو ازبر کر لیا۔ سماجیوں سے بات چیت کرنے میں ان کو پیش کرنے لگے۔ ۳۔ ہم سے باصرار کہا گیا کہ ایک روز اور ٹھہریں اور دوسری تقریر بھی ہو۔

دوسری تقریر: دوسری تقریر ماسٹر عبدالرحیم صاحب کی تھی۔ آپ نے نہایت عمدگی سے اس امر کو آشکارہ کیا کہ آریہ مذہب ناقابل عمل ہے اگرچہ وقت تنگ تھا اور ہر لیکچر ہو رہا تھا اور ادھر لوگوں کو لیکچر کی اطلاع ہو رہی تھی پھر بھی بفضل ایزدی کافی لوگ جمع ہو گئے تھے۔

عجیب اتفاق! ۳۱ جولائی کو شام کے وقت جب ہم آریہ سماج کے پنڈال کیطرف جا رہے تھے۔ تو راستہ میں ایک ملّاح صاحب جو ہمارے پہلے سفر روپڑ میں ہمارے لئے تعلیف کا موجب ہوئے تھے۔ تقریر فرما رہے تھے۔ ہمارا ان کے پاس پہنچنا تھا کہ وہ اسقدر بہوت ہو گئے کہ ان کی زبان سے ایک حرف نہ نکل سکا۔ اور خیر سے بہ ذات شریف ہمیں احمدیت پر گفتگو کرنے کا چیلنج دے رہے تھے اور حالت یہ کہ ہمارے دیکھتے ہی آپ کے ہوش خطا ہو گئے۔

"امرت" کا نوعمر ایڈیٹر: آریہ سماج پنڈال میں ہماری موجودگی کے وقت جو نوعمر مقرر سٹیج پر کھڑے تھے۔ انکی تقریر اور طرز ادا ہمارے کرشن ایڈیٹر پر کاش کے عطا کردہ خطاب کی تصدیق کر رہی تھی۔ آپکی تقریر میں جو ادبیت تھی اسکی تشریح صرف یہ امر ظاہر کرتا ہے کہ آپکی زبان آخر چھڑے کی زبان ہے۔ نام سے سفید کی بجائے بے اختیا پنجابی لفظ چٹا بلکہ چٹیا کلا اور واقفیت کا یہ عالم کہ آپکو نومسلم اور نو آریہ کے جذب کرنے کا ذکر کرتے وقت ایکطرف تو دھرم پال۔ عبدالکریم دھرم ویر کا قصہ بھول گیا اور دوسری طرف جہاں ایک نومسلم کی شکایت برادرانہ یاد رہی۔ وہاں آپکو یہ بھول لگیا۔ کہ اہل و عیال والا اور بفضلہ تعالیٰ باخبر اور باعزت نومسلم ایڈیٹر نور کے وجود میں اس کے پیچھے بیٹھا ہے اور دارالامان کی پاک سرزمین میں قریباً ایکدرجن بھر متقی پرہیزگار باعزت امثال نومسلم بود و باش رکھتے ہیں جن کی شادیاں قادیان ہی میں ہوئی ہیں اور سب غیور اور اشاعت کے لئے بیچین دل اپنے پہلو میں رکھتے ہیں۔ *

* شکوہ و شکریہ! یہاں پر ہمیں روپڑ سے یہ شکوہ تھا۔ کہ وہاں کے اکثر لوگوں نے پہلے سفر میں ہمارے عمدہ اخلاق کا برتاؤ نہ کیا۔ ہمارے پیچھے بدیاں بچائیں۔ اور بجائے محبت نور دلی سے صداقت سمجھ موعود پر تبادلہ خیالات کرنے کے ہمیں سخت دست الفاظ سے یاد کیا گیا۔ وہاں پر ہم ان سعادت سے حصہ رکھنے والے سعید اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہماری خاطر و مدارات میں پوری کوشش کی تھی۔ اور ہماری تقاریر کو کامیاب بنانے کی سعی کی۔ انہیں بابو محمد سلطان صاحب اور بابو صاحب اور بابو صاحب اور بابو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نور قادیان

KHILAFAT LIBRARY

۱۷- اگست ۱۵ء

سکھ دھرم میں وید اور قرآن میں سے کس کو عظمت ہے؟

اگر یہ کہا جاوے۔ کہ ہندو دھرم میں ویدوں کا ماننا ایک اصول اعظم ہے۔ تو یہ مبالغہ نہ ہوگا۔ جسقدر سناتنی ہیں۔ وہ کل ویدوں کے قائل۔ جسقدر آریہ بھائی ہیں۔ وہ بھی شب و روز ویدوں کی پکار میں مصروف ہیں۔ جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ وید ہندو دھرم میں ایک اصول اعظم کے طور پر تسلیم کئے گئے ہیں جسطرح مسلمانوں میں قرآن شریف کی قدر ہے۔ سناتنی اور آریہ دوستوں میں وہی قدر وید کی ہے۔ ہمارے سناتنی اور آریہ دوست یہ کہتے ہیں۔ کہ سکھ ہندو ہیں کیونکہ ان کے ہاں ویدوں کی قدر ہے۔ آؤ اب ہم ذرا تعصب اور ضد کو بالائے طاق رکھ کر شری گرنتھ صاحب کی اوراق گردانی کریں کہ گرنتھ صاحب میں وید مقدس کو کن الفاظ میں یاد کیا گیا ہے۔ اگر گرنتھ صاحب وید مقدس کو عزت اور عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اگر نہیں تو ہمارے آریہ دوستوں کو اپنے خیالات کو ضرور تبدیل کرنا پڑیگا۔ ہم اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہتے۔ جو کچھ بھی پیش کریں گے۔ وہ گرنتھ اور جنم ساکھی سے۔ یہ ایک احسن اور بے لاگ راہ ہے۔ اس امر کے کافی اندازہ لگانے کے لئے کہ سکھ دھرم میں وید مقدس کی کیا قدر ہے۔ یہ خیال لیکر اب ہم گرنتھ صاحب کی اوراق گردانی کرتے ہیں۔

ساکت (شاستر) بیدے (وید) یکے کہڑو بھائی کرم کروسنارے

پاکھنڈ میل نہ چوکی بھائی انترمیل دیکاری
(سورٹھ محلا پہلا)

مطلب:۔ اگر اس کا میں لفظی ترجمہ کروں۔ تو بہت ہی سخت ہو جاویگا۔ اس لئے میں اس کے مفہوم کو نہایت ہی نرم الفاظ میں آشکارہ کئے دیتا ہوں۔ ناظرین خود اندازہ لگالیں۔ کہ گرنتھ کے نزدیک وید کی کیا قدر ہے۔ بہرحال اس شلوک کا مفہوم جو نہایت ہی نرم سے نرم الفاظ میں کیا جاسکتا ہے۔ یہ ہے۔ شاستر اور وید بڑے زور و شور کے ساتھ جو لوگوں کے سامنے اعمال بجالانے کا طریقہ پیش کرتے ہیں۔ وہ ایسا ہے۔ کہ دلی پاکیزگی اور قلبی طہارت اور گناہوں کی آلودگی اور آلائش سے ہرگز اس سے نجات نہیں مل سکتی۔ پیارو میں نے مذکورہ بالا شلوک کا مفہوم نہایت ہی نرم اور سادہ الفاظ میں آپ لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اس سے آپ خود اندازہ لگالیں۔ کہ گرنتھ صاحب میں وید مقدس کو کن الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔

آؤ اب ذرا ہم اور گرنتھ صاحب کی اوراق گردانی کریں سورٹھ محلا ۳ میں وید مقدس کے متعلق ارشاد ہے۔

پنڈت میل نہ چوکے جو وید پڑھے جگ چار
(سورٹھ محلا ۳)

اگرچہ جگ جس میں ہندو لوگوں نے میعاد دنیا کو تقسیم کر رکھا ہے۔ ست جگ۔ ترتیا۔ دواپر۔ کلجگ۔ یعنی اگر شروع دنیا سے لیکر تا اختتام دنیا تک بھی کوئی ویدوں کو پڑھتا رہے۔ تو بھی دل کی میل دور نہیں ہو سکتی۔

آؤ اب ہم ذرا اور گرنتھ صاحب کی اوراق گردانی کریں شائد کوئی ایسا شلوک مل جاوے جس میں وید مقدس کی تعریف کی گئی ہو۔ کیونکہ ہم ضدی اور ہٹ دھرمی نہیں ہیں ہمیں حق سے واسطہ اور راستی سے سروکار ہے۔ اگر شری گرنتھ صاحب میں وید مقدس کی تعریف ہے۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اگر نہیں۔ تو امر مجبوری۔ اس میں بیچارہ ایڈیٹر نہ کیا کر سکتا ہے۔ بہرحال آؤ ہم اس عمدہ اور نیک خیال کو لیکر گرنتھ صاحب کی اور اوراق گردانی کریں۔ چنانچہ آگے جاکر گرنتھ صاحب فرماتا ہے:۔

برہما مول وید ابھیاسا
تسٹے اوپجے دیو موہ پیاسا
ترے گن بہمے ناہیں نیچ گھر واسا
(گوڑی الف پدی محلا ۳)

مطلب:۔ اگر میں اس کا لفظی ترجمہ کروں۔ تو شاید سخت ہو جاوے۔ اس لئے میں نہایت ہی نرم سے نرم الفاظ میں اس کا مفہوم آپ لوگوں کے سامنے رکھے دیتا ہوں۔ اس لئے آپ خود اندازہ لگالیں۔ کہ گرنتھ صاحب میں وید مقدس کی کیا قدر ہے۔ بہرحال اس شلوک کا مفہوم جو نرم سے نرم الفاظ میں کیا جاسکتا ہے۔ یہ ہے۔

برہما کے جو بڑی کوشش اور جانفشانی سے ویدوں کو بنایا۔ اور لوگوں کو اس پر ایمان لانے کی ہر طرح سے دعوت دی۔ مگر کچھ نہ پوچھئے۔ اگر تینوں زمانوں اور تینوں دنیا یعنی زمین و آسمان اور پتال وغیرہ میں بھی اس پر غور کیا جاوے۔ تو بھی اس پر ایمان لانے سے نجات اور مکتی کا عقدہ وا نہیں ہو سکتا۔

آؤ اب ہم ذرا اور گرنتھ صاحب کی اوراق گردانی کریں۔ ممکن ہے۔ کہ شائد کوئی گرنتھ صاحب سے ایسا شلوک نکل آوے۔ جس میں وید مقدس کی تعریف ہو۔ چنانچہ جب ہم اور گرنتھ صاحب کی اوراق گردانی کرتے ہیں۔ تو ہم یہ شلوک گرنتھ صاحب میں پاتے ہیں:۔

ترے گن بانی وید ویچار
بکھیا سیل بکھیا واپار

اگر میں اس کا لفظی ترجمہ کروں۔ تو شاید سخت ہو جاوے اس لئے میں یہی کوشش کروں گا۔ کہ نرم سے نرم الفاظ میں اس کا مفہوم ہی ادا کر سکوں۔ چنانچہ نرم سے نرم الفاظ میں جو اس شلوک کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔

اگر ترپتی یعنی برہما۔ اوردشن۔ اور مہیش بھی اکٹھے بیٹھ کر ویدوں پر غور و خوض کریں۔ تو وہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ ویدوں کا پڑھنا اور ان پر غور کرنا تحصیل حاصل ہے۔

آؤ اب ہم ذرا اور گرنتھ صاحب کی اوراق گردانی کریں۔ شاید کوئی ایسا شلوک نکل آوے۔ جس میں وید مقدس

کی تعریف یا تائید ثابت ہو سکے۔ گرنتھ صاحب کہتا ہے۔

سمرت ساست (شاستر) بہو استار
مایا موہو پسریا پاسار
(مارو محلا پانچ)

اس کا سادہ اور نرم الفاظ میں یہ مطلب ہے۔ کہ اگر شاستروں پر ہم غور و خوض کریں۔ تو ہم مجبوراً اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ آخرت سے بے فکر ہو کر دنیا سے دل لگاؤ۔ پیارو یہ بات ہر ایک جانتا ہے۔ کہ دنیا کے جنجال کبھی انسان کو مکتی اور نجات کی طرف رہنمائی نہیں کر سکتے۔ اس پر حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ خود ہی غور فرما لیویں۔ کہ وہ چیز جو آخرت کی نسبت دنیا کی طرف ہماری زیادہ رہنمائی کرتی ہے۔ وہ کہاں تک مذہبی نکتہ خیال سے ہمارے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ پھر آگے چلکر گرنتھ صاحب فرماتا ہے۔

پڑھ رے سگلے وید نہ چوکے من بھید

(مارو محلا پہلا)

ارتھ:۔ اے لوگو۔ اگر تمام ویدوں کو پڑھو۔ تو بھی دوئی کا پردہ دور نہیں ہو سکتا۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اشارہ الہام کی طرف ہے۔ وید مقدس کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ آدسرشٹی میں ایشور رشیوں اور منیوں سے ہم کلام ہوا۔ مگر اس کے بعد خواہ کوئی کتنی ہی تپسیا اور ریاضت وغیرہ کیوں نہ کرے۔ کسی سے بھی ہمکلام نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ ہم کلام ہونا ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے دوئی کا پردہ دور ہو کر انسان کو ایشور ہرحق الیقین ہوتا ہے۔ بدوں اس کے نہیں۔ اسی لئے تو گرنتھ صاحب نے کہا ہے:۔

پڑھ رے سگلے وید نہ چوکے من بھید

یعنی اگر تمام ویدوں کو پڑھو۔ تو بھی دل کا بھید دور نہیں ہو سکیگا۔ چنانچہ دوسرے شلوکوں سے گرنتھ نے اس امر کو بالکل صاف اور واضح کر دیا ہے۔ لکھا ہے:۔

ٹھاکر ہمارا سدا بلنتا۔ سرب جہان کو پربھ دان دیتا

باوا صاحب فرماتے ہیں۔ ہمارا خدا تو ہر وقت ہم سے کلام کرتا ہے۔ اور تمام ذی ارواح کا وہی رازق ہے۔

چنانچہ الہام کے متعلق گرنتھ صاحب آدسری راگ محلا پہلا میں درج ہے۔

الہند باتی پائیئے تاں ہوئیں ہوئے نباش

یعنی الہام لہانی سے مستفیض ہونے سے تمام دنیوی خواہشات کا استیصال ہو جاتا ہے۔ پھر لکھا ہے۔

شبد سوہاوے پائیئے گورو دیچار

یعنی الہام ایک نہایت پیاری اور دلربا چیز ہے۔ مگر اس نعمت غیر مترقبہ سے وہی مستفیض ہو سکتے ہیں۔ جو اس کی قدرتوں پر ایمان لاویں۔

پھر تلنگ محلا پہلا میں حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

جیسی مے آدی خصم کی باتی تیسڑا کریں گیان دے لالو۔

پھر آگے سوہی محلا میں درج ہے۔

داسن داس کہے جن نانک جیہا توں کرائے تیہا ہوں کری وکھیان
اگم اگوچر سچا صاحب میرا نانک بولے بولایا تیرا

ارتھ:۔ باوا صاحب فرماتے ہیں۔ جس طرح مجھے خدا کی طرف سے آواز آتی ہے۔ ویسی میں آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں۔ اے ایشور نانک تو آپ کا داس ہے جس طرح آپ فرماتے ہیں۔ اسی طرح میں دوسروں تک پہنچا دیتا ہوں۔ اے ایشور تو ازلی اور ابدی ہے۔ میری کیا طاقت کہ میں بولوں۔ جسطرح آپ کا حکم ہوتا ہے۔ اسی طرح میں بولتا ہوں۔ اگرچہ الہام اور آکاش بانی کے متعلق گرنتھ صاحب کے بہت سے اقوال پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اور اگر میں ان سب شلوکوں کو آپکے سامنے رکھوں تو یہ ایک الگ مبسوط مضمون ہو جاوے گا۔ اس لئے میں نے بطور نمونہ کے مشتے از خروارے کے کچھ شلوک پیش کئے ہیں۔ کہ سکھ دھرم اس امر کا قائل ہے۔ کہ الہام ہر وقت نیک اور پارسا لوگوں کو ہو سکتا ہے۔ اور یہی عقیدہ اسلام کا ہے۔ مگر ہمارے آریہ بھائی اس امر سے قطعی انکار کرتے ہیں۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔

ویدوں کے متعلق آگے چل کر گرنتھ صاحب میں لکھا ہے:۔

وید باتی جگ ورتا تے گن کرے ویچار
بن تاویں جم ڈنڈ ہے مرجنے دار و دار
(مارو محلا پہلا)

مطلب:۔ وید مقدس نے جو سب سے زیادہ گیان اور معرفت کی بات لوگوں کے سامنے پیش کی وہ یہ تھی۔ کہ ہمیں تناسخ میں ڈالا جاویگا۔ اور ۸۴ لاکھ جونوں سے گذرنا پڑیگا۔

آؤ اب ہم ذرا اور غور سے گرنتھ صاحب کی اوراق گردانی کریں۔ ممکن ہے کوئی ایسا عمدہ اور اچھا شلوک نکل آوے۔ جس میں وید مقدس کی تعریف ہو۔ چنانچہ جب ہم یہ خیال لے کر کے گرنتھ صاحب کی اوراق گردانی کرتے ہیں۔ تو ہم کیا پاتے ہیں

پڑھ پڑھ پنڈت منی تھکے ویدوں کلا ابھیاس
ہر نام چیت نہ آوے نہ ہنج گہر ہووے واس

(مارو محلا ۳ گرنتھ صاحب سے)

اس کا لفظی ترجمہ تو کرنا ذرا مشکل ہے۔ مگر نرم سے نرم الفاظ میں جو اس کا مفہوم ادا کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے بڑے بڑے رشی اور منی اور پنڈت بھی ویدوں کو پڑھ پڑھ کر تھک گئے۔ مگر وہ خدا کی معرفت سے بیگانہ ہی رہے اور جب معرفت ہی نہ ہوئی۔ تو پھر اور کیا امید ہو سکتی ہے پھر آگے لکھا ہے:۔

برہما چار ہی وید بنائے
سرب لوگ تہیں کرم چلائے
جن کی لو ہر چرنن لاگی
تیئں بیدن سے بھے تیاگی
جن من ہر چرنن ٹھہراؤ
سو سمرتن کے راہ نہ آؤ

مطلب:۔ جو نرم سے نرم الفاظ میں کیا جا سکتا ہے۔ برہما نے چار وید بنائے۔ تمام لوگوں کو ان پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ مگر جن کی محبت خدا سے لگ گئی سو وہ ویدوں سے آزاد ہو گئے۔ اور جن کے دلوں پر اس ذات باری کا پرتو پڑ گیا۔ بھلا اُن پر وید کیسے ٹھہر سکتے ہیں۔ پھر وار سوئی محلا پہلا میں درج ہے۔

دیوا بلے اندھیرا جائے
وید پاٹھ مت پاپاں کھائے

ویدوں کے پڑھنے سے پاپ دور نہیں ہو سکتے۔ بلکہ خدا کے نور سے منور ہونے سے ہی اندھیرا دور ہو سکتا ہے۔

اس کے علاوہ ویدوں کے متعلق شری گرنتھ صاحب سے

اور بھی بہت سے گورو صاحبان کے شلوک اور اقوال پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر نتیجہ پر پہنچنے کے لئے میرے نزدیک یہ شلوک کافی سے بھی زیادہ ہیں۔ ہم نے غور کیا اور بالکل خالی الذہن ہو کر غور کیا۔ ہم نے شری گرنتھ صاحب کی اوراق گردانی کی۔ اور قطعی ضد اور ہٹ کو بالائے طاق رکھ کر کی۔ مگر ہم نے گرنتھ صاحب سے کوئی ایسا شلوک نہیں پایا۔ جس میں وید مقدس کی تعریف کی گئی ہو۔

آؤ اب ہم ذرا تعصب اور ضد اور ہٹ دھرمی کو بالائے طاق رکھ کر گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی سے قرآن کریم کے متعلق خنوے ڈھونڈیں۔ کہ قرآن شریف کے متعلق سکھ دھرم کے گرنتھ کیا فرماتے ہیں۔

واراں بھائی گورداس جی جو سکھوں میں نہایت ہی معتبر کتاب مانی جاتی ہے۔ جو سکھوں کے ہاں مسلمہ ہے کہ واراں بھائی گورداس گرنتھ صاحب کی کلید ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس میں قرآن کریم کے متعلق کیا فرمایا ہے۔ واراں بھائی گورداس صفحہ ۱۲ پر بھائی گورداس جی فرماتے ہیں۔

بابا پھرکے گیا نیلے بستر دھارے بن والی
آسا ہتھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلے واری
بیٹھا جائے میت وچ جتھے حاجی حج گذارے

مطلب:- باوا صاحب حج کعبہ کے لئے روانہ ہوئے۔ نیلے کپڑے پہن کر ہاتھ میں عصاء بغل میں کتاب (یعنی قرآن شریف) کوزہ وضو کے لئے۔ نماز پڑھنے کے واسطے مصلےٰ۔ اذان دیتے ہوئے اور اسجگہ جا کر بیٹھ گئے جہاں مسجد میں حاجی بہ نیت حج بیٹھے ہوئے تھے

اب اس جگہ دیکھ لو۔ کہ حضرت باوا صاحب نے قرآن شریف کو کس عزت سے اپنے پاس رکھا۔ ابھی بس نہیں۔ ذرا اور آگے چلئے۔ جنم ساکھی کلاں جو سکھوں میں ایک معتبر کتاب ہے۔ اور بھلا یہ معتبر بھی کیوں نہ ہو۔ جس کے لکھنے والے سکھ صاحبان کے دوسرے گورو بابا انگد جی مہاراج اور لکھانے والے بھائی بالا جی جو شروع سے لیکر اخیر تک حضرت باوا صاحب کے ہمرکاب رہے۔

اس جنم ساکھی کلاں کے صفحہ ۲۲۰ پر حضرت بابا صاحب یہ شلوک درج فرماتے ہیں:

تہیے حرف قرآن دے تہیے پیارے کیں
تسو چہ پند نصیحتاں سن سن کر و یقین

مطلب:- قرآن شریف کے تیس حروف (عربی زبان کے تیس حروف ہیں) اور قرآن کریم کے تیس ہی پارے ہیں۔ اس میں لا انتہا نصیحتیں ہیں۔ اے سننے والو۔ ان گیان اور معرفت کی باتوں کو یہ نہیں کہ اس کان سے سنو اور اس کان سے نکال ڈالو۔ بلکہ اس پر ایمان لاؤ۔

پھر جنم ساکھی کلاں میں درج ہے۔

توریت۔ زبور۔ انجیل ترے پڑھ سن ڈٹھے وید
رہی قرآن کتاب کل جگ میں پردان

باوا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ توریت کو ہم نے پڑھا زبور اور انجیل اور ویدوں تک کو ہم نے ٹٹولا۔ اگر اس قبیح اعوج کے زمانہ میں کوئی کتاب دنیا کی رہبری اور رہنمائی کا موجب بن سکتی ہے۔ تو وہ صرف قرآن شریف ہی ہے۔

پیارو! میں نے سکھ دھرم کے مسلمہ گرنتھوں سے وید اور قرآن شریف کے متعلق جو فتوے یا خیال تھا وہ آپ لوگوں کے سامنے بدوں کسی لاگ و لپٹ کے رکھ دیا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

اب سوائے اس کے میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں حق پہچاننے کی توفیق عطا فرماوے اور ہم بقول حضرت باوا صاحب قرآن شریف کے نصائح اور گیان اور معرفت کی باتوں کو اس کان سے سن کر اس کان سے نہ نکال ڈالیں۔ بلکہ اس پر عمل کریں۔ اور ایمان لائیں۔ کیونکہ اس میں ہی ہماری فلاح اور نجات ہے۔ یا اللہ تو توفیق عطا فرما تجھے سب توفیق ہے رب الورٰی

قادیان کی ڈاک آجکل نسبتاً دیر سے پہنچتی ہے۔ مگر علم باوجود تنگ وقت ہونے کے بھی پبلک تک جلد سے جلد ڈاک پہنچانے میں شدید تگ و دو سے کام لیتا ہے۔ ایسے وقت میں سب پوسٹماسٹر اور ہر دو کلرک پیکرز کا کام کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے ہم محکمہ ڈاک کی توجہ اسطرف منعطف کراتے ہیں کہ قادیان میں وقت پر ڈاک پہنچنے کا مناسب انتظام کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظم

"یہ نظم ہمارے معزز و مکرم دوست قاضی عبدالحق صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول جھنگ سے جب آپ وداع ہونے لگے۔ مولوی محمد حیات صاحب عربک ٹیچر نے الوداعی جلسہ میں پڑھکر سنائی۔ قاضی صاحب ایک خلیق اور لائق نوجوان ہیں اور آپکی انگریزی کی لیاقت مسلمہ ہے۔ آپکو انگریزی تحریر پر ایک خاص کمانڈ حاصل ہے۔ اب آپ دارالامان میں حضرت کے ارشاد سے قرآن شریف کے انگریزی ترجمہ میں مصروف ہیں۔ نظم کا ہر شعر اور مصرع آپکے خلق کا بین گواہ ہے

دور سے ساغر رہا از دست پیمانہ چلا
میکشوں کے سر سے جب یہ پیر میخانہ چلا
مے بھی ہے مینا بھی ہے ساغر بھی ہے ساقی چلے
مے پرستوں سے تو اب یہ دور رندانہ چلا
جام صحبت پہ یہ کیوں سنگ جدائی آ پڑا
دور یکرنگی چلے بزم حریفانہ چلا
آ کے بدمستی میں مینائے حریفاں توڑ دی
دوستو رند فلک کیا چال دیوانہ چلا
اڑ چلی خوشبو گل پھیکا پڑا رنگ چمن
اس چمن کا بلبلو اب لوئے ریحانہ چلا
جلوہ بخشے گلستاں اے ہم صفیران چمن
لے چلے تشریف اس گلشن سے کاشانہ چلا
پاک طینت نیک دل ہیڈ ماسٹر اب الوداع
الوداع کہنے لگے سب الوداعانہ چلا
از رہ امن و رفاہ بکوئی و اتفاق
عہد میں ان کے ہر ایک ہو متفقانہ چلا
رفعتیں اسکول کو ان سے ہوئیں کیا کیا نصیب
خاک سے اٹھ کر وہ تا افلاک نوگانہ چلا
سینہ گردوں پر جب چوٹ رفعت جا لگی۔
ہو کے بدحواس تب یہ چال دونانہ چلا
یعنی اسباب جدائی سب مہیا کر دیئے
مصلح اسکول اس سے ہو جداگانہ چلا
ہے مگر دنبالہ زنبور دہر از نیش و نوش
دے ہمیں نعم البدل یہ دھر عوضانہ چلا

... ہے گئے ہیڈ ماسٹر مگر ان کا نعم البدل ہے بقین ان کے دینی کام مزید ترقی پائیں گے

نوٹ۔ نکات۔ رائیں

زیارت کاکاخیل

صوبہ سرحدی میں کاکاخیل رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت بہت مشہور و معروف ہے۔ یہاں ہر سال عظیم الشان میلہ کا کرتکا ہے۔ جس میں تمام صوبہ اور غیر علاقہ کے زائرین ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ اس میلہ میں زائرین سب کے سب مسلمان ہوتے ہیں۔ مگر جائے حیرت و استعجاب ہے۔ کہ میلہ میں کمار بازی کی وہ کثرت ہوتی ہے۔ کہ جس کا کچھ اندازہ نہیں۔ بلا مبالغہ نوے فیصدی زائرین محض قمار بازی کے لئے ہی میلہ میں شریک ہوتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ غور کرو اسلام نے عیدین میں نماز و شکرانہ صدقہ فطر اور قربانی کا حکم اس بنا پر دیا ہے۔ کہ پیروان اسلام خوشی کی تقریبوں اور دیگر تمدنی اجتماعوں میں اطاعت لامراللہ اور شفقت علی خلق اللہ کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ مگر اب عرسوں اور میلوں پر صریح منکرات کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ اور بجائے اطاعت لامراللہ کے اتباع شیاطین و طواغیت سے پاک نہیں کیا جاتا۔ قمار بازی کی قرآن کریم نے نہایت شدت کے ساتھ ممانعت فرمائی ہے۔ یا ایہا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید الشیطٰن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون (پ ۷ س المائدہ ع ۱½) مسلمانو! شراب اور جوا اور بت اور پاسے ان میں کا ہر ایک کام تو بس ناپاک شیطانی کام ہے۔ تو اس سے بچے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو بس یہی چاہتا ہے۔ کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہاری آپس میں دشمنی ڈلوادے اور تم کو یاد الٰہی سے اور نماز سے باز رکھے۔ تو کیا شیطان کے مکر پر اطلاع پائے پیچھے اب بھی تم باز آؤ گے۔ یا نہیں؟ علمائے کرام اور صوفیائے عظام کو اس امر اہم و اقدم کی طرف اپنی توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ کہ عرسوں اور میلوں اور دیگر اسلامی تیوہاروں اور اجتماعوں میں زائرین و واردین بدعات و منکرات اور مناہی و معاصی سے محترز و مجتنب رہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

خدام شرعیہ!

دکن کی ایک رپورٹ کی بنا پر محکمہ صدارت سے ایک گشتی چٹھی جاری ہوئی ہے۔ کہ اگر اہل خدمات شرعیہ۔ قاضی۔ مفتی محتسب خطیب۔ پیش امام۔ موذن۔ ملا۔ متولیان و خادمان درگاہ کی نسبت کوئی ایسی بات ثابت ہو جائے جو ان کی اہلیت کے منافی اور شان خدمت کے مخالف ہو تو مجبوراً ان کی معاشوں پر برا اثر ڈالے جائے گا۔ اس گشتی چٹھی میں قاضی کھن پورہ کو اطلاع دی گئی ہے۔ کہ اگر وہ کسی اہل خدمت شرعیہ کو مناہی و منکرات میں مبتلا پائیں۔ تو باظہار نام محکمہ صدارت میں رپورٹ کریں۔ خدام شرعیہ کے فرائض کیا ہیں۔ دعوت الی الخیر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون (پ ۴ س آل عمران ع ۱۱/۲) اور تم میں ایک گروہ ایسا بھی ہونا چاہیئے جو لوگوں کو نیک کاموں کی طرف بلائیں۔ اور اچھے کام کرنے کو کہیں، اور برے کاموں سے منع کریں۔ اور آخرت میں ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہنچیں گے۔ غور کرو جب خدام شرعیہ بدعات و منکرات اور مناہی و معاصی میں مبتلا ہوں۔ تو بقول ؎

او خویشتن گم است کہ رہبری کند؟

وہ دعوت الی الخیر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرائض انجام دینے کی ہرگز اہلیت نہیں رکھتے۔ اس بناء پر ان کا اس عہدہ جلیلہ سے معزول کرنا لازم و واجب ہے۔ نہایت حیرت و استعجاب سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعض خدام شرعیہ جو مسجدوں اور درگاہوں پر آباد و اجداد سے قابض و متصرف ہیں صوم و صلوٰۃ اور اشعائر اسلام کو خیر باد کہنے پر بھی امامت و تولیت کے اہل سمجھے جاتے ہیں۔ بلکہ بعض تو علی رؤس الاشہاد اس بات کے کہنے سے بھی باک نہیں رکھتے۔ کہ وہ توریت کے متعلق رواج کے پابند ہیں۔ نہ شریعت کے۔ اور کافہ انام اہل اسلام ان کی معزولی سے بے اعتنائی کر کے توہین فروع متین کرتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

برقی طاقت سے پودوں کی نشو و نما

حال ہی میں ایک موجد پی۔ ایچ ہیویٹ نامی نے دریافت کیا ہے کہ بجلی کی تاثیر سے پودے بہت جلد بڑھ جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق لنڈن میں ایک نہایت کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ ایک پودے کو شیش محل میں رکھا گیا۔ اس کے گملے میں بہت سا پانی بھر دیا گیا۔ اور برقی آلہ کا ایک سرا پودے کی شاخوں کے نزدیک لگا دیا گیا۔ چنانچہ برقی شعاعیں پانی کے بھرے ہوئے ٹبوں سے گذر کر اس پر اپنا اثر ڈالتی رہیں۔ اور وہ پودا سالوں کی بجائے چند دنوں میں پھل لے آیا غور کرو بجلی میں دو خاصتیں ہیں ایک تو یہ کہ مواد رویہ و فاسدہ اور جراثیم وبائیہ کو جلاتی ہے اور دوسری یہ کہ ہوا کو صاف کرتی اور پودوں کو نشو و نما کی طاقت بخشتی ہے۔ ھو الذی یریکم البرق خوفاً وطمعاً وینشئ السحاب الثقال (پ ۱۳ س الرعد ع ۲½) وہی قادر مطلق ہے۔ جو ڈرانے اور امید دلانے کے لئے بجلی کی چمک تم لوگوں کو دکھاتا اور پانی سے بھرے ہوئے بوجھل بادلوں کو ابھارتا ہے۔

دار المصنفین کو حضور نظام کی امداد

سیرت نبوی کی تصنیف کے متعلق حضور نظام کے دربار سے تین سو روپیہ ماہواری امداد شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کو ملا کرتی تھی۔ جو ان کی وفات حسرت آیات پر موقوف ہو گئی۔ لیکن علم پرور خیر گستر روشن دماغ بلند خیال عالی ہمت فرمانروائے دکن نے اس امداد کو مولانا مرحوم و مغفور کے قایم کردہ دار المصنفین کے نام پر اس شرط پر قائم رکھنا منظور فرمایا ہے۔ کہ دار المصنفین کی باضابطہ رجسٹری ہو جائے و یزید اللہ الذین اھتدوا ھدی والبقیات الصالحات

خیر عند ربك ثوابا و خیر مرد (پ ۱۶ س مریم ع ۵) اور جو لوگ راہ راست پر ہیں۔ اللہ ان کو روز بروز زیادہ ہدایت دیتا چلا جاتا ہے۔ اور اے پیغمبر! اعمال نیک جن کا اثر دیر تک باقی رہے۔ ثواب کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں۔ اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں ؛

KHILAFAT LIBRARY

ایڈیٹر لائل گزٹ کی چابکدستی کی ہم بھی داد دیتے ہیں

ایڈیٹر نور نہایت متانت اور سنجیدگی سے اپنے سکھ دوستوں کے سامنے اس ضروری سوال کو پیش کر رہا ہے۔ کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ولی اللہ اور مسلمان تھے۔ ایڈیٹر لائل گزٹ ہمارے دعوے کی تردید کے لئے خالی ہاتھ ہے اور وہ اس اصولی موضوع پر قلم اٹھانا موت سمجھتا ہے۔ بھائی صاحب کا دل اس امر کو کماحقہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ اگر بھولے سے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا تو مقابلہ پر سب پول کھل جاویگا۔ اور جو تھوڑا بہت بھرم بھا بنا ہوا ہے۔ وہ بھی جاتا رہیگا۔ اس لئے لائل گزٹ کے چابکدست اور ہوشیار ایڈیٹر نے اس بھنور سے جان چھوڑانے کے لئے ایک نہایت ہی عجیب راہ نکالی ہے۔ جس کی داد دیئے بغیر ہم بھی نہیں رہ سکتے۔ وہ کیا کہ ایڈیٹر نور پر چند ذاتی حملے کر دیئے۔ جس سے سردار صاحب کا یہ مطلب ہے۔ کہ ایڈیٹر نور ذاتی حملوں سے چڑ کر اپنے موضوع سے کنارہ کش ہو کر تُو تُو مَیں مَیں میں اتر آئے اور بھائی صاحب کی جان بخشی ہو۔ بھائی صاحب اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اگر میں سورن سنگھ ہی ہوتا۔ تو ضرور اس سخت گرمی کے موسم میں آپکے ذاتی حملوں سے محرک ہو کر آپ پر بھی دو چار پرسنل اٹیک کر دیتا۔ اور آپ کی جان بخشی ہو جاتی۔ مگر اب یہ بات مشکل ہے۔ اگر سردار صاحب حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدہ پر تبادلہ خیالات کرنا چاہیں۔ تو میں حاضر ہوں۔ تحریر تقریر سے جہاں چاہیں جس جگہ چاہیں۔ جب چاہیں۔ باقی رہے ذاتی حملے اور باہمی تو تو مَیں مَیں۔ یہ روش بھائی امر سنگھ صاحب کو ہی مبارک ہو۔ جو اسی کو اپنا ذریعہ ترقی سمجھتے ہیں۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ کہ بھائی صاحب میرے متعلق دل کھول کر لکھیں۔ مجھ پر وہ جو بھی ہتھیار چلا سکتے ہیں۔ اُسے شوق سے چلائیں۔ اور کل کے چلاتے آج ہی بلکہ جب تک اپنے سینہ کا دفینہ نکال کر اپنے دل کو ٹھنڈا نہ کریں اپنے لئے کھانا پینا اور سونا تک حرام سمجھیں۔ مگر ایڈیٹر نور کو آپ کے ذاتی حملے اپنے موضوع کو چھوڑ کر اس تُو تُو مَیں مَیں کے دنگل میں اترنے کے لئے مویص نہیں ہو سکتے۔ یہ روش انہیں لوگوں کو مبارک رہے۔ جو اس طریقہ کو اپنا ذریعہ معاش سمجھتے ہیں ایڈیٹر نور کے لئے یہ مکروہ شغل کوئی دلچسپی کا موجب نہیں ہو سکتا۔

بروایں دام بر جلے دگرنہ
کہ عنقا را بلند است آشیانہ

عطائے تمغہ

آل انڈیا آیورویدک نمائش کمپنی کلکتہ نے پنڈت ٹاکر دت شرما دید موجد امرت دھارا کو ایک طلائی تمغہ اور ایک خاص سند عطا کی ہے ؛

امر واقعہ کو گپوڑے کہنے والے

خالصہ اخبار لکھتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ شری گورو نانک دیو کی تعلیم کا سرچشمہ اسلام اور قرآن کو ثابت کر کے سکھوں کو اسلام کا علم بردار بنایا جاوے۔ جیسا کہ اخبار نور کے گپوڑے ظاہر کر رہے ہیں"۔

امر واقعہ کو گپوڑے ظاہر کرنا یہ خالصہ اخبار کے ایڈیٹر کا ہی کام ہے۔ بات صاف اور سیدھی ہے۔ اسی اخبار کا لیڈر جس کا عنوان یہ ہے۔ کہ سکھ دھرم میں وید اور قرآن میں کس کو عظمت ہے۔ خالصہ اخبار کے ایڈیٹر کو چاہئے۔ کہ ذرا اس کے ایک شلوک کو تو رد کر دکھلائیں۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ خالصہ اخبار اپنے ساتھ اگر اور بھی پانچ دس گیانیوں کو ملا لے تو بھی انشاء اللہ اس مضمون کے ایک شوشہ کا بھی رد نہیں کر سکیں گے۔ ہاں باقی ایڈیٹر لائل گزٹ کی طرح گالیوں اور لغو طعن تشنیع پر اتر آنا۔ سو اس کا جواب ایڈیٹر نور کے پاس کوئی نہیں ہے ؛

کیا شری گرنتھ صاحب میں سب تعلیم ہے؟

لائل گزٹ کا ہمدرد ایڈیٹر لکھتا ہے شبد شنگوروں کے ذریعہ دنیا کی رہنمائی کے لئے بھیجا گیا۔ شنگور اس کی اشاعت کے لئے آئے جب وہ سب کچھ جگت کی رہنمائی کے لئے ہر زمانہ میں کافی تھا۔ شبد کے ذریعہ لوگوں پر پرگٹ کر گئے تو شبد کا بھنڈار شری گورو گرنتھ صاحب رچے گئے"۔

لائل گزٹ کے لائق ایڈیٹر نے بڑے زور سے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ گرنتھ میں سب کچھ اور ہر زمانہ کے لئے کافی وافی تعلیم ہے۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔ مگر کیا میں سردار صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی جرأت کر سکتا ہوں۔ کہ وہ ذرا یہ تو بتلائیں۔ کہ گرنتھ صاحب میں کہاں لکھا ہے کہ فلاں کے ساتھ شادی کرنا جائز اور فلاں کے ساتھ ناجائز۔ فلاں چیز حلال اور فلاں حرام عبادت کے لئے یہ انضباط اوقات وغیرہ میں شکور رہوں گا۔ اگر بھائی صاحب شری گرنتھ صاحب سے جو بقول ان کے ہر زمانہ کے لئے کافی اور اس میں سب تعلیم ہے ان سوالوں کے جوابات عطا فرما کر مشکور فرماویں گے۔ اس کے جواب میں بھائی صاحب جو ارقام فرماویں گے۔ وہ ہم پہلے لکھے دیتے ہیں۔ وہ کیا ایڈیٹر نور ایسا ویسا وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ شری گرنتھ صاحب کا جواب نہیں۔ بلکہ بھائی صاحب کے سینہ کا دفینہ ہے ؛

سکھوں کو زیادہ تکالیف کن لوگوں نے دیں

لائل گزٹ کا ایڈیٹر ایک پتہ کی بات کہتا ہے۔ کہ سب گوروؤں کو جسقدر تکالیف صاحبزادوں نے دیں۔ اتنی مسلمانوں نے بھی نہیں دیں۔ سکھی کو جسقدر نقصان صاحبزادوں سے پہنچا۔ کسی اور قوم نے نہیں پہنچایا۔ انہیں کے لئے امرتسر میں سکھوں کو ٹاکید کی گئی کہ وہ ہرملے اور رام لیوں سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں ؛

صاحبزادوں کے متعلق پورن سنگھ بھائی گوردا س جی فرماتے ہیں۔

بال جتی سے سری چند بابا نانک دیو ہرا نبایا
لکھی داسوں دہرم چند پوتا ہوئے آپ گنایا
منجی داس بہالیا دا تو سدھ آسن سکھ آیا
موہن کملا ہویا چوبارہ موہری منایا
سینا ہویا پرتھیا کر کر توڑک بل چلایا
مہاں اہنیو کر بیکھ کتا بھوکایا
چندن وانس نہ داس لوہایا

ترجمہ:۔ سری چند (سنگورو بابا نانک دیو کے فرزند اکبر) بال برہمچاری ہے۔ اس نے بابا نانک دیو ہمارا گورو نانک کا مندر راوی کے کنارہ پوجا کی غرض سے بنایا۔ لکھی داس۔ (سنگورو نانک دیو کے فرزند اصغر کے بیٹے) دہرم چند نے گورو نانک دیو کا پوتا ہونے کے باوجود خودی نہ چھوڑی۔ داس (سری گورو امرداس) کو شری گورو انگد دیو نے گدی پر بٹھلا دیا۔ اور ان کے فرزند دانو جی سدھ آسن لگا کر بیٹھ گیا۔ (مراد ریاسے ہے) موہن (گورو امرداس کے فرزند اکبر) بیہوش ہو گئے۔ اور موہری (تیسرے پادشاہ کے فرزند اصغر) نے چوبارہ پوجا شروع کر دیا۔ پرتھیا (گورو رامداس کے فرزند اکبر) ریاکار ہوا۔ اور اس نے اپنی دوکان داری شروع کر دی۔ مہانیو (گورو رامداس جی کے فرزند) نے تکبر کیا۔ اور آخر مر گئے۔ چندن کی طرح ۔ گئے۔ چندن کی خوشبو (جو اور درختوں کو بھی خوشبودار کر دیتی ہے) سے بانس خوشبودار نہ ہوا۔

غرضیکہ سکھی میں ذات پات یا جنم کا کوئی لحاظ نہیں ایک شخص جو سنگوروں کی شرن میں آیا۔ اور جس نے امرت چھکا۔ صاحبزادہ ہے۔ کوئی بھی سکھ غلام زادہ نہیں ہو سکتا۔ کوئی بھی سکھ جنم کے لحاظ سے سکھی میں قابل تعظیم یا قابل حقارت نہیں۔ یہاں سب کا رتبہ یکساں ہے۔

ایک محقق اعتراض کر سکتا ہے۔ کہ جب صاحبزادوں کی زندگیاں نہ سدھر سکیں۔ تو اوروں پر کیا اثر ہو سکتا ہے؟

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کو بھول گئے۔ صرف ایک ایک خریدار اور دیں۔

ایڈیٹر لائل گزٹ سے چند سوال

بھائی صاحب ازراہ کرم جوابدیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں پورن سنگھ کون ہوگا۔ گوپال داس یا گوپال سنگھ۔ اگر کہو گوپال داس۔ تو سنگھ کی کیا ضرورت۔ اگر فرماویں۔ کہ گوپال سنگھ تو گوپال داس اور گوردا س میں بلحاظ نام کے کیا فرق۔ اور بقول آپ کے سنگھ سجے ہیروں پورن سکھ کسطرح ہو سکتا ہے۔ امید۔ کہ بھائی امر سنگھ صاحب اس سوال کا معقول جواب دے کر مشکور فرماویں گے۔

دوم:۔ اگر سکھ مذہب میں ذات پات نہیں ہے تو امرت سر میں کڑاہ پرشاد تقسیم کرتے وقت بھائی لکھ بیر سنگھ صاحب جو جنم سے مسلمان تھے۔ کو دربار صاحب میں داخل ہونے کی اجازت کیوں نہیں۔ امید کہ سردار صاحب اس سوال کا معقول جواب دیکر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔ معقول جواب کیا دیں گے وہی کند ہتھیار چلائیں گے۔ محمد یوسف ایسا ویسا وغیرہ وغیرہ چلو چھٹی ہوئی۔ نہ ہائے ہائے نہ کہائے کہائے۔

KHILAFAT LIBRARY

آریہ سماج میں کتاب پرستی

گورو کل کانگڑی کے جلسہ میں آریہ سماجی مہاتما منشی رام نے ساہتیہ سمیلن کی کرسئ صدارت پر وید رکھدیئے اور خود فرش پر بیٹھے رہے۔ اس پر ایک صاحب بھارت اودے میں لکھتے ہیں۔

"آریہ سماجی اور سناتن دھرمی اصحاب میں دو باتوں پر جھگڑا ہے۔ یعنی مورتی پوجا اور شرادھ۔ سو آریہ سماج کے نامی مسلمہ لیڈر نے پریزیڈنٹ کی جگہ پر ویدوں کو رکھ کر یہ عملی طور پر بتا دیا۔ کہ سوامی دیانند جی کا جڑ میں چیتن نہ ماننا درست نہیں ہے۔ آریہ سماجی جانتے ہیں کہ وید پتھر جڑ ہے جب وہ چیتن کے قائمقام ہو سکتے ہیں۔ تو سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ مورتی پوجا کرنے والے اس سے زیادہ کیا کرتے ہیں۔ یہی نا کہ وہ پھول وغیرہ بھی چڑھا دیتے ہیں جو کہ ان کے بھگتی بھاو کا اظہار ہے۔ امید ہے کہ ویدوں پر بھی پھول وغیرہ چڑھنے لگ جائیں گے۔

آریہ دوست عموماً سناتنیوں اور سکھوں کے منہ آیا کرتے تھے۔ کہ یہ لوگ کتاب کی پوجا کرتے ہیں۔ مگر بہت جلد آریہ سماج نے بھی ان کی پیروی کرنی ضروری سمجھی۔

بھائی امر سنگھ کی سادہ لوحی

ایڈیٹر نور کے زبردست اور ناطحکن الجرح مضامین کی تاب نہ لاکر بھائی امر سنگھ ایڈیٹر لائل گزٹ نے ایک نہایت مکروہ چال کو اپنی آڑ بنانا چاہا ہے۔ آپ ہر ہفتہ کوئی نہ کوئی ایسا شوشہ چھوڑ دیتے ہیں۔ جس سے بھائی جی کا یہ منشاء ہوتا ہے۔ کہ اہل قادیان کو ایڈیٹر نور پر بدظن کیا جاوے مگر اس بیچارے سادہ لوح کو یہ معلوم نہیں۔ کہ قادیان امرتسر کا دربار صاحب نہیں ہے۔ کہ کڑاہ پرشاد تقسیم کرتے وقت بھائی لکھ بیر سنگھ نو سکھ کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی اسلام کسی کی میراث نہیں ہے جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ اسے وہی حقوق حاصل ہیں جو قدیمی مسلمان کو۔ اُسے دنیا کی کوئی طاقت کوئی رعب کوئی جبروت مسجد میں آنکھ وا کر کے نہیں دیکھ سکتی۔ باہر نکل جانے کے لئے۔ کہنا سننا تو الگ رہا۔ یہ اوچھے ہتھیار بھائی جی کی لئے کبھی مبارک نہیں ہوں گے۔

حضرت کی تقریر دلپذیر سے ایک ناستک آستک کسطرح بنا

برونڈا یتوار ۱۸۔ اگست ایچ ایک دہریہ سکھ حضرت کے خدمت میں حاضر ہوا جو بجائے گرنتھ صاحب کی موحدانہ تعلیم کے دیو سماج کا زیادہ اثر لئے ہوئے تھا۔ اس نے حضرت کے حضور عرض کی کہ مجھے خدا پر ایمان نہیں ہے حضرت نے تقریباً دو گھنٹہ تقریر فرمائی اور کمال وضاحت سے اس امر کو آشکارہ فرمایا۔ ہر ایک شئے کے محسوس ہونے کے الگ الگ ذرائع ہوتے ہیں۔ جو خوشبو سونگھنے سے محسوس ہوتی ہے کہانے سے نہیں ذائقہ چکھنے سے معلوم ہوتا ہے دیکھنے سے نہیں۔ رنگوں کی تعریف دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے سونگھنے سے نہیں۔ ہر ایک مذہب والا خدا کو علیم و خبیر سروشکتیمان قادر مطلق رحیم و کریم دیالو کرپالو مانتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی ان ہمہ صفات کا اتم ظہور صرف اسلام میں ہی پاؤ گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود ان ہمہ صفات کے مشاہدہ اور تجربہ کے لئے زندہ ثبوت تھے۔ اللہ اللہ خدا کی جلوہ نمائی دیکھئے دہریہ کی روح پکار اٹھی اس کی نفی نے اس امر کی گواہی دی۔ کہ واقعی خدا ہے سورۂ فاتحہ لکھ کر اس سکھ دوست کو دیگئی کہ آپ دعاؤں میں اسے پڑھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کا کیدی

آپ کو خدا تعالیٰ کی ذات بابرکات پر یقین حاصل ہو جائیگا۔ اسکی زبان کی تاثیر کے سامنے کسی کے لئے کوئی روک نہ رہیگی۔ کہ مرنے کے بعد بھی ہمیشہ کی زندگی پاؤ گے۔ اس راہ پر آنے کے لئے آج ہی کوشش شروع کر دو۔

KHILAFAT LIBRARY

آریہ سماج اور ایشور پرستی

از قلم مولوی عمر الدین صاحب شملوی

لاہور کے پنڈت دینا ناتھ آریہ نے ایک سولہ صفحہ کا چھوٹا سا ٹریکٹ بنام "خدا اڑ گیا"۔ شائع کر کے اسلامی عقائد کی ہنسی اڑائی ہے اور بجائے کسی معقول دلیل پیش کرنے کے خود بخود ایک غلط بنیاد قائم کر کے اس پر غلط در غلط اعتراضات کی عمارت قائم کی ہے مگر اس چھوٹے سے رسالہ کو عملی ٹریکٹوں کے سلسلہ کا نمبر اول قرار دیا گیا۔ مگر درحقیقت یہ نہنگ نامی زنگی کافور کا ثبوت ہے۔ ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک پرانے زمانے کے علوم میں سے یہ ایک نمونہ ہو۔ مگر اہل علم کے نزدیک سولئے دل آزاری اور غلط بیانات کے اس میں کوئی چیز نہیں نظر آتی۔ کسقدر حیرت ہے۔ کہ اپنے شیشے کے محل میں بیٹھ کر پہاڑوں سے مضبوط قلعوں پر پتھر پھینکیں۔ کہاں اسلام کی توحید لیس کمثلہ شیئاً اور کہاں آریہ سماج کی توحید روح۔ مادہ۔ ایشور۔ انادی۔ ازلی۔ ابدی۔ خود بخود۔ ہم اپنے آریہ سماجی دوستوں سے ایک چھوٹا سا سوال کرتے ہیں۔ ایشور بھی ازلی۔ روح بھی ازلی۔ اور مادہ بھی ازلی۔ بلحاظ ازلیت کے تو ہر سہ مشترک ہیں۔ مگر مابہ الامتیاز کے لئے ایشور میں کونسی چیز زیادہ ہے۔ ہمارے آریہ دوست ذرا سوچ سمجھ کر اس سوال کا جواب دیں۔

سبحان اللہ کہاں اسلامی توحید لیس کمثلہ شیئاً اور کہاں آریہ سماج کا یہ عقیدہ روح۔ مادہ۔ ایشور۔ انادی خود بخود اور دعویٰ توحید اور اسلامی توحید کے ساتھ ٹکر لگائے کی صبارتہ۔ آریہ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ دیگر مذاہب کی بدیاں نکالنے کی بجائے اپنے مذہب کی خوبیاں لوگوں کے سامنے پیش کریں۔

اسلام سچائی کی ایسی مضبوط چٹان ہے۔ کہ جس سے ٹکر لگانا آسان نہیں۔ کیونکہ اس صداقت کا محافظ وہی سروشکتیمان ہے۔ جس کے دست قدرت میں تمام امور ہیں اور اب تو وہ وقت آ چکا ہے۔ کہ جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔

اور اس وعدہ الٰہی کے مطابق ہم تمام ادیان پر اسلام کا غلبہ دکھا رہے ہیں۔ آریہ سماج دوسروں کے منہ آنے کی بجائے پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے کہ اس کی اپنی گاڑی کا پہیہ کس طرف کو جا رہا ہے۔ اور پھر اسلام کی ترقی دیکھتی ہے۔ تو ذرا افق مغرب پر ایک نظر ڈالیں، کہ وہاں سے آفتاب اسلام کی روشنی کی شعائیں کیا مژدہ افزاء اور راحت بخش خبریں لا رہی ہیں۔

اس قدر تمہید کے بعد آریہ پنڈت کے استہزا کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے اعتراضات کو بطور خلاصہ لکھ دیتے ہیں۔ اور اس کے اپنے الفاظ میں۔ بعد ازاں ان کا جواب عرض کیا جائے گا۔ پنڈت صاحب لکھتے ہیں:۔

آریہ:۔ "اگر خدا نے مادہ کو پیدا کیا۔ تو کہاں سے اور کس طرح × × × × × × × جس مذہب کی یہ تعلیم ہو۔ ہرگز توحید کا دعوے کرنے کے قابل نہیں" صفحہ ۶-۹ ÷

احمدی:۔ پنڈت صاحب ہمارا فرض صرف اسقدر ہے کہ ہم معلم اپنے اجزاء کے پیدا شدہ ثابت کر دیں۔ اور بس۔ یہ ہمارا فرض نہیں کہ ہم بتائیں۔ کہ کہاں سے پیدا کیا۔ کس طرح پیدا کیا۔ یہ سوال تو فضول محض ہے اور اگر وید میں اس کا کوئی ذکر ہے۔ کہ خدا نے دنیا کو کس طرح اور کہاں سے پیدا کیا۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ لائیے ہم بھی اسے دیکھ لیں۔ مگر یہ یاد رکھنا۔ کہ ایک درخت اور اس پر دو پکھیروں کی مثال سنانا ہمارے لئے کافی نہیں۔ بلکہ دعوے مع دلائل لاؤ۔ ورنہ بلا ثبوت بیانات ناقابل سماعت ہیں اور اگر وید میں یہ دلائل نہیں تو پھر ستیارتھ پرکاش میں سے ہی بیان کرو۔ کیونکہ ویدوں کو تو آریہ سماجیوں میں سے شائد ۹۹ فیصدی نے دیکھا بھی نہیں۔ اور باقی گنتی کے آدمی جنہوں نے ویدوں کو پڑھا ہے۔ وہ بھی پورے ماہر نہیں۔ ورنہ یہ ممکن نہ تھا کہ ویدوں کے ملہر وید کے علوم فنون کے عجائبات سے موجودہ زمانہ کے سائنس دانوں کو حیرت میں نہ ڈال دیتے۔ اور اس طرح ان ناستکوں کو آستک نہ بنا دیتے۔ کیونکہ یہ تو سوامی جی مہاراج کا دعوے ہے۔ کہ جملہ علوم و فنون کا مخزن وید ہی ہیں اس لئے یہ ماننا ہی پڑتا ہے۔ کہ آریہ سماجی وید و دیا سے بے خبر نہیں۔ لیکن چونکہ سوامی جی نے ویدوں سے مختلف فنون وغیرہ کو نکال کر ایک پانچویں کتاب میں جمع کیا ہے۔ جسے آریہ سماج کا وید ودیا کا بھنڈار کہنا بالکل درست ہے اس لئے آریہ مقرروں سے یہی عرض ہے۔ کہ اگر ویدوں سے مادہ کی ماہیت کا بیان نہ نکال سکیں تو پھر اسی کتاب مصنفہ سوامی دیانند سے کچھ نکال کر لائیں۔ مگر ہم ابھی بتا دیتے ہیں۔ کہ وہاں بھی دلائل کو تلاش کرنا کوشش عبث ہے کیونکہ وہاں بھی سوامی جی دو پکھیروں کے ایک درخت پر بیٹھے ہوئے ہونے سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اور جو ان کا اپنا اجتہاد ہے۔ اور جب ستیارتھ پرکاش سے کچھ نہ ملے۔ تو پھر ان کو چاہیئے۔ کہ اسلامی توجیہ کو قبول کریں۔

شائد کسی دوست کو یہ خیال پیدا ہوا ہو۔ کہ ہم یونہی کہے جا رہے ہیں۔ کہ ویدوں سے ماہیت مادہ کا بیان نکلنا مشکل ہے۔ سوامی جی نے تو صاف لکھ دیا ہے۔ کہ مادہ قدیم ہے۔ اور اس قدیم مادہ سے ہی خدا نے سب کچھ بنایا ہے۔ لہذا مادہ کی ماہیت کا انتہائی بیان یہی ہے۔ کہ وہ قدیم ہے۔ سو اس بیان کی حقیقت بھی سن لیجئے۔

از روئے وید۔ مادہ قدیم ہے۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ آپ کو مبارک ہے۔ اب غور کرو۔ کہ قدیم کی صفت کیا ہے۔ از روئے سانکھ درشن محدود چیزیں قدیم نہیں ہو سکتیں۔ اور نیز یہ کہ حالت تبدیل کرنیوالا جوہر بھی قدیم نہیں ہو سکتا۔ اور سوامی جی لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"جو پدارتھ نتیہ ہیں۔ ان کے صفات حرکات اور خواص بھی نتیہ ہوتے ہیں" ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۶۷)

اب ہم آریہ سماجیوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ وہ بتائیں کہ مادہ کے وہ کون سے خواص ہیں جو ابدی طور پر قائم رہتے ہیں ہمیں تو مادہ کے معلول یعنی کائنات عالم کی بے ثباتی اور تغیرات کو دیکھ کر یہ علم ہو جاتا ہے کہ اس کی علت ہی ناکمل ہے ÷ (باقی آئندہ)

آریوں اور سکھوں اور عیسائیوں میں اشاعت اسلام کیلئے نور بک ڈپو کی نہایت مفید کتابیں

KHILAFAT LIBRARY

سوانحعمری حضرت باوانانک ؒ:- یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے آج سے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گہرے بیڑا ہو کر ہندو مذہب کے عقائد باطلہ کا رد کر کے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا اور اپنے حال و قال سے ظاہر کر دیا کہ اسوقت اگر کوئی اس نیلگوں آسمان کے نیچے سچا مذہب ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ شروع پیدائش سے لیکر تا دم آخر اس ولی اللہ کے صحیح حالات سکھ صاحبان کی نہایت ہی معتبر کتابوں کے حوالجات سے قلمبند کئے گئے ہیں۔ کتاب کیا ہے صداقت کا آئینہ۔ معرفت کا دریا۔ روحانیت کا چشمہ اسلام کا نور۔ اسوقت اس ولی اللہ کے کروڑہا نام لیوا ہیں جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ خدا کے نام اور دین کی منادی کرنے والے چند بہی خواہ اٹھیں جو کثرت سے اس مفید ترین کتاب کو سکھوں اور نانک پنتھیوں میں تقسیم کر دیں۔ امید کہ انشاء اللہ ہفتہ عشرہ تک کتاب چھپکر آجائے گی۔ ۱۸×۲۲ کے سائز پر ۲۲۵ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے لکھائی چھپائی نہایت ہی اعلیٰ کاغذ عمدہ قیمت ۱۲ر۔ جن کی درخواستیں چھپنے سے پہلے پہلے آجائیں گی۔ ان سے صرف ۸ر جلدی کیجئے آج ہی ڈاکخانہ میں پوسٹ کارڈ ڈال دیجئے۔ پھر یہ موقعہ ہاتھ نہیں آئیگا۔

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم:- اس بے نظیر کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضؓ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا مجھے بہت ہی پسند آئی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔ کتاب بہت ہی دلچسپ ہے۔ دستخط۔ نورالدین (خلیفۃ المسیح اول)

علاوہ ازیں ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے اس پر ریویوز کئے ہیں۔ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے ہندوستان کی روحانی تمدنی۔ ملکی مجلسی حالت کا ہو بہو فوٹو وید رامائن مہابھارت کا ہو بہو عکس ہے۔ قیمت صرف ۸ر

آریہ دھرم کا پول:- یہ وہی بینظیر مختصر اور جامع کتاب ہے جو ہو بہو آریہ سماج کی کل مسلمہ اور مستند کتابوں کا ہو بہو فوٹو اور پول ہے اول سنہ ۱۹ء میں اس کا پہلا ایڈیشن چھپا۔ اور اب پھر دوبارہ کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے۔ اس بے نظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھکر اور کیا ہوگی۔ کہ ایک معزز و مکرم سکھ سردار نے ۳۰۰ کاپیاں خرید فرما کر اپنے دوستوں میں مفت بطور تحفہ تقسیم کی ہیں۔ قیمت صرف ۱ر

دوستوں کو چاہیئے کہ ایسی بے نظیر کتاب کو دفتر نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

جھوک مہدی والی:- پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے ایک بینظیر کتاب ہے یہ وہ شہرۂ آفاق کتاب ہے۔ آج جس کا گھر گھر چرچا ہے۔ اور جس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے۔ اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دلربا ہے قیمت صرف

بدون آنہ ۔ (۸ر پیسہ)

سومنگلا:- ایک مذہبی دلچسپ اور پرلطف ناول جس میں روح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کھنڈن رد تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو بڑے کمال دلسوزی سے دکھلایا گیا ہے۔ جس کو پڑھ کر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو ڈبڈبا آتے ہیں طرز تحریر ایسا دلربا کہ ایک پرائمری کا طالبعلم بھی لیکر بیٹھے۔ تو بغیر ختم کئے چین نہیں آتا۔ قیمت صرف ۰۲ر بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔

ثبوت واجب الوجود:- ہستی باری تعالیٰ پر ایک دہریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلائل عقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم سلیس اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے۔ قیمت ۶ر

تدبیر:- اس وہم کو ملک سے دور کرنے کے لئے کہ تدبیر اور کوشش ہمت سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ بحث تدبیر تقدیر و توکل کو بطور ناول سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے۔ اور جملہ اعتراضات جو اس اہم مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ بطریق فلسفیانہ حل کر کے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶ر

بھارت برکش:- نخل اسلام وہم پال کا جس میں اسلام و بانی اسلام پر محض جھوٹے و ناپاک الزام لگا کر اہل اسلام کی سخت توہین و دل آزاری کی ہے۔ محققانہ دموخانہ دندان شکن جواب جسکا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا ضروری اور نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں آریوں کے جملہ اعتراضوں کی کلیتہً تردید کیگئی ہے اور کیجا سکھتی ہے اور دیدوں میں جو عام طور پر تعلیم مخلوق پرستی کی موجود ہے اس کو صراحتاً ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر رعایتی ۷ر

رنگین قطعات

حضرت اقدس علیہ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین پیرایہ میں رنگین کاغذ پر چھپوایا گیا ہے۔ مومن کی نشستگاہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے

قیمت فی عدد ار رعایتی ۰ر

KHILAFAT LIBRARY

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے اس اثنار میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بتایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند جالا پھولا پڑوال سیل اور سرخی اور ابتدائے موتیابند اور دیگر امراض چشم کے لیئے بیمار مفید ہے قیمت سرمہ اعلیٰ عمار تولہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ اصلی ممیرا قیمت فی تولہ عہ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ جس کی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں تو ان کے لئے مفید ہے۔

سمت سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضار نافع سوء ہضمی طعام قاطع بلغم اور ریاح اور دافع بواسیر و جذام و استسقار و زردی رنگ و تنگی نفس دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم نفت سنگ گردہ و شانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ قسم اول عہ قسم دوم ۸ رفلیتولہ۔

کلاہ اور لنگیاں

ہر قسم لنگیاں شہدی اور پشاوری بادامی سیاہ سفید ماشی ریشمی سوتی ٹسری صافے اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

نوایجاد مینڈھ کی سیویاں بنانیکی مشین

پہلی مشینوں کی طرح ڈٹ نکالکر میدہ نہیں ڈالنا پڑتا۔ بلکہ اسکے باہر سے میدہ دینے اور ہینڈل پھیرتے جاؤ۔ ایک گھنٹہ کے اندر دیکھ میدہ کی سیویاں بن جاتی ہیں۔ اور جوان سے بچہ تک بآسانی چلا سکتا ہے بدیں خیال کہ امیر غریب سب ہماری ایجاد سے فائدہ اٹھائیں قیمت بھی بہت تھوڑی یعنی صرف عہ علاوہ محصول رکھی ہے وزن صرف ایک سیر موٹی باریک دو چھلنیاں اور پرچی ترکیب ہمراہ ارسال ہوگی تاجروں کی واسطے خاص رعایت نوٹ خریدار اپنا پتہ صاف لکھیں

مستری فضل کریم احمدی نزد مہمانخانہ قادیان (گورداسپور)

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین کا استعمال ہر طرح سے نافع ہے بہت سے لوگ اس سے مستفیض ہو چکے ہیں۔ یہ بیش بہا طلا ہم آزمایشا ایک شیشی صرف ۸ ر کو دیتے ہیں۔ معجون طلسمی۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر اعلیٰ قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت فی یکس عدد ر طلا طلسمی:۔ یہ کمزوری دور کرنے کیلئے بینظیر چیز ہے۔ اعصاب وغیرہ اس کے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی عہ ر سرمہ سلیمانی:۔ اس کے استعمال سے دھند جالا پھولا ضعف بصارت موتیابند وغیرہ دور ہوتا ہے قیمت فی تولہ ۸ ر

سنون دندان۔ دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنیوالا دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانیوالا قیمت فی یکس (۴ ر) چار آنے

حکیم محمد حسین ولد سراج حسین

مالک شفاخانہ احمدیہ سلیب گڈھ (دہلی)

آریہ دھرم کا پول

آریہ صاحبان میں تبلیغ کیلئے ایک بینظیر کتاب ہے۔ اس کی خوبی اور عمدگی اسی سے ظاہر ہے کہ ایک سکھ سردار نے تین صد کاپیاں دفتر نور سے خرید کر آریہ صاحبان میں مفت تقسیم کیں۔ آپ بھی دفتر نور سے یہ بینظیر کتاب خرید فرما کر اپنے آریہ دوستوں میں تقسیم فرما دیں۔ کمال محنت سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ قریب قریب آریوں کے کل مسلمہ کتب کا عرق کھچا ہوا ہے قیمت صرف ۱ ر اکٹھے خریداروں سے خاص رعایت۔ **مینجر نور قادیان**

دُرِ بے بہا

یہ اعجازی گولیاں ایک عارف باللہ حاذق طبیب کے ایک نسخہ کے مطابق تیار کیگئی ہیں۔ اسم بامسمّٰی ہیں کشتہ جات کی آمیزش سے پاک فاسفورس ڈیمیانہ نکس وامیکا سے سبقت لیگئی ہیں بمقوی مفرح مصفی خون دافع کمزوری ہیں کمزوروں کے لئے بہت مفید ہیں ۔ جلد اپنا اثر دکھاتی ہیں پورا نسخہ ۱۲ گولیاں قیمتی ۳ ر روپیہ

ملنے کا پتہ

سید محمد عبداللہ و عبدالرحمن

قادیان

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

جلدی بیماری کی دواء نمبر ۶

یہ تیل کئی ایک مفید دیسی اور ولایتی اسپتال کی تجربہ کی ہوئی دوائیاں ملا کر بنا ہے۔ اس سے ہر اقسام کے جلدی بیماری یعنے چمڑے کا مرض خارش۔ کھجلی۔ چھاجن اپرس وغیرہ رفع ہوتے ہیں۔ برص سے خراب ہوئے چمڑے میں یہ اچھا فائدہ دکھلاتا ہے۔ چمڑے کی بیماری سے اکثر خون میں بھی نقص آ جاتا ہے۔ اس حالت میں تیل لگانے سے پورا نفع نہیں ملتا۔ اس وجہ سے تیل لگانے کے ساتھ ہی خون صاف کرنے والی دوا ایڈووڈا نیرڈ سالسہ بھی حسب ہدایت استعمال کرنا چاہیئے قیمت فی شیشی ۸ ر محصول ڈاک ایک سے چار تک ۵ ر سالسہ قیمت عہ ر محصول ۶ ر

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

گھیگھے کی دوا

گھیگھا سخت اور بہت بڑا یا بہت دنوں کا ہو جانے سے آرام نہیں ہوتا۔ مگر تھوڑے دن کا ورم رہتے ہی علاج برابر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے۔ ڈاکٹر برمن کی دوا ایسے گھیگھے کو آرام کرنے کا دعوے کرتا ہے۔ دوا ایک ماہ تک کرنا چاہیئے اس میں صرفہ بھی بہت کم ہے۔ دوا ایک کھانے کی اور ایک لگانے کی ملتی ہے۔ جو کہ ہفتہ کے لئے کافی ہوتی ہے۔ قیمت

کھانے کی دوا بارہ آنہ ۱۲ ر

لگانے کی دوا چار آنہ ۴ ر

محصولڈاک پانچ آنہ ۵ ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

نور ٹریکٹوں کا سلسلہ

ایکروپیہ چار آنہ کے یکصد ٹریکٹ

دفتر نور سے منگوا کر آریہ اور سکھوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کرو۔

۱۲ لاکھ ٹریکٹ

عیسائیوں نے کروڑہا چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں میں تقسیم کئے۔ اور کر رہے ہیں۔ ان کے مذہب کی ترقی کے لئے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی اشاعت بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ اسی طرح آریہ لوگ بھی چھوٹے ٹریکٹوں کے ذریعہ بھولے بھالے مسلمانوں کو بد راہ کرنے کے لئے کمربستہ ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ گورو کل کے طلباء کو جو محض اسلام کے برخلاف تیار کیا جا رہا ہے۔ اور یقیناً مسلمانوں کی آنکھیں اسوقت کھلیں گی۔ جب یہ فوج یکدم اسلام پر حملہ بول دے گی۔ ابھی اس سال سے ہی بنارس میں ایک باقاعدہ سوسائیٹی تیار کی گئی ہے۔ جس نے مسلمانوں کے خلاف ٹریکٹ لکھنے کے لئے ۱۵۴۸ روپیہ خرچ کئے ہیں۔ دوسری طرف اس کے مقابلہ میں ہماری تیاری کچھ بھی نہیں ہے۔ اور ہماری خاموشی اور بے حسی اس امر پر دال ہے۔ گویا ہم میں جان اور احساس کا مادہ بالکل نہیں رہا۔

دوسری طرف سندہ میں ہم نے ایک ٹریکٹ باوا نانک کے متعلق شائع کیا۔ تو اس کے جواب میں آریوں اور سکھوں کی طرف سے چار ضخیم ٹریکٹ لکھے گئے۔ جن کا اثر آپ اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس سے اندازہ لگالیں۔ کہ ہمیں کام کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ مذہبی دنیا میں زندہ رہنے کیلئے ہمیں کسقدر جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اب زمانہ سستی کا اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہنے کا نہیں رہا۔ اب ضرورت ہے۔ کہ ہم کمر ہمت باندھ کر میدان میں نکلیں۔ اور اشاعت اسلام کے لئے اپنے تن من اور دھن کو نثار کریں۔ فی الحال دو ٹریکٹ دفتر نور کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

(۱) حضرت مسیح موعود کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں (۲) آریہ دھرم میں مکتی ناممکن

یہ ہر دو ٹریکٹ کمال محنت اور دماغ سوزی سے لکھے گئے ہیں اور ان ٹریکٹوں کی اشاعت سے صرف ہمیں ترقی اسلام اور اشاعت دین متین مطلوب ہے۔ اور اس لئے محض اصلی خرچ پر فروخت کئے جائیں گے۔ یعنی یکصد ٹریکٹوں کے لئے صرف عہ (ایک روپیہ چار آنے) اور اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ ہر ماہ میں دو ٹریکٹ شائع کئے جایا کریں گے۔ ناظرین کرام کو چاہیئے۔ کہ اس کار خیر میں خاکسار کا ہاتھ بٹائیں۔ اگر نو کے خریداران میں یکصد ٹریکٹوں کے باقاعدہ خریدار پیدا ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال میں ۱۲ لاکھ ٹریکٹ برائے اشاعت اسلام سکھوں اور آریوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں۔ اگر دوست ہمت کریں۔ تو عہ ماہوار یکصد ٹریکٹوں کے لئے ایک بہت ہی قلیل رقم ہے۔ اور اس سے سال بھر میں ۱۲ لاکھ ٹریکٹ تقسیم ہو سکتے ہیں۔ اور بفضل تعالیٰ یہ ۱۲ لاکھ ٹریکٹ ہندوستان میں اودھم اور ہل چل پیدا کر سکتے ہیں۔ ان ٹریکٹوں کی پہلی قسط تیار ہے (۱) حضرت مسیح موعود کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں (۲) آریہ دھرم میں مکتی ناممکن۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد اس کار خیر کے لئے خاکسار کا ہاتھ بٹائیں۔ والسلام

مخلص بندہ۔ محمد یوسف ایڈیٹر "نور" قادیان